کراچی کے عوام ریاستی رٹ کا مطالبہ کرتے ہیں

تحریر: سہیل احمد لون

گزشتہ ماہ کے وسط میں پاکستان چھٹیاں منانے گیا۔اپنے آبائی گھر شمالی لاہور میں گرمی کا مزہ لے رہا تھا کہ میرے ایک کورس میٹ اور پاک فضائیہ کے سینئر آفیسر نے فون کر کے مجھے کراچی آنے کی دعوت دی۔تقریباً 2 دہائیوں کے بعد کراچی جانے کا اتفاق ہوا مین سڑکوں کی حالت بہتر اور فلائی اوورز کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔مگر غریب اور متوسط طبقات کے علاقوں میں وقت وہیں ٹھہرا نظر آیا جہاں آج سے بیس برس قبل چھوڑ کر گیا تھا۔گلیاں اور سڑکیں ویسی ہی ٹوٹی پھوٹی اور گندی تھیں جیسے بیس برس گزرے ہی نہ ہوں۔ 20 برس کی عمر میں 20 برس قبل 20 نمبر کی بس میں کلفٹن کا سفر کیا کرتے تھے آج بھی وہی بس اپنے روٹ پر رواں دواں تھی فرق اتنا تھا کہ اس بس کو پہلے باپ چلاتا تھا اب بیٹا چلا رہا تھا۔ بڑھاپا جب غلبہ پاتا ہے تو دانت غائب ،نظر کمزور، ٹانگیں ٹیڑھی، بال بھی گر جاتے ہیں اور جو بچ جائیں وہ سفید ہو جاتے ہیں جبکہ کمر تیسری رات کے چاند کی مانند خم کھا جاتی ہے۔کراچی کی پبلک ٹرانسپورٹ بھی بڑھاپے کے دور سے گزر رہی ہے لیکن محسوس ہوتا ہے کہ ابھی قریب المرگ نہیں ہے ۔مزار قائد پر حاضری دے کر ہم (Sea View) آئے۔دوپہر کا کھانا ابھی شروع ہی کیا تھا کہ کچھ بھائی لوگ ہاتھوں میں اسلحہ لیے آئے اور ریسٹورنٹ بند کرنے کا کہہ کر چلے گئے۔پتہ چلا کہ ایم کیو ایم کے ایم پی اے ساجد قریشی اور اس کے صاحبزادے کو نماز جمعہ ادا کر کے مسجد سے نکلتے ہوئے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔کچھ دیر میں کراچی کی تمام بازار، دکانیں، پٹرول پمپ اور پبلک ٹرانسپورٹ بند کروا دی گئی۔مختلف جگہوں پر احتجاجی جلوس، ریلیاں اور ہنگامے بھی ہوئے۔ ہڑتال کا یہ سلسلہ دوسرے روز بھی جاری رہا جس میں تمام تعلیمی ادارے بھی بند کروا دیئے گئے، امتحانات بھی ملتوی کروائے گئے۔قومی ایئر لائن کے ذریعے کراچی سے اسلام آباد جانے کے لیے جناح ایئر پورٹ پہنچا تو فلائٹ 4 گھنٹے لیٹ تھی۔اسی فلائٹ میں ایک فیملی تھی جو میت کو لے کر اسلام آباد جا رہے تھے وہ بار بار پی آئی اے کے عملے سے جہاز کی روانگی کا وقت معلوم کرنا چاہتی تھی مگر کوئی ان کو تسلی بخش جواب نہ دے رہا تھا۔انہوں نے بتایا کہ ہڑتال کی وجہ سے ان کو کفن لینے میں بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ قائد تحریک الطاف بھائی خود کو غریبوں کی نمائندہ جماعت کا سربراہ خیال کرتے ہیں اور اس کا اظہار وہ ہمیشہ اپنی ہر تقریر میں برملا کرتے ہیں، ہڑتال کی کال تو دے دیتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ ہڑتال سے براہ راست غریب عوام کا ہی نقصان ہوتا ہے۔ جو روزانہ محنت مزدوری کر کے اپنے بچوں کے لیے دال روٹی کا بندوبست کرتا ہے لیکن ہڑتال ہونے کی صورت میں اس کے گھر کا چولھا تو ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ ہڑتال کے دوران بہت سے غریبوں کے گھر کسی کی موت بھی ہوئی ہوگی۔ان کو بازار بند ہونے کی وجہ سے کفن دفن میں کتنی دشواری کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔غریب کے جنازے پر بھی غریب ہی آتے ہیں اگر پبلک ٹرانسپورٹ ہی بند ہو تو غریب لوگوں کی مشکلات میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ایم پی اے ساجد قریشی کا قتل قابل مذمت فعل ہے مگر سارے شہر کو مفلوج اور اپاہج بنا دینا کہاں کا احتجاج ہے۔دہشت گردی کے لاتعداد واقعات کراچی سے باہر بھی ہو

چکے ہیں مگر زبردستی کی ہڑتال کی کوئی کال نہیں دیتا۔مگر قائد تحریک شہر قائد کو نیم کرفیو کی حالت میں لے آئے۔ قائد تحریک الطاف بھائی جہاں زندگی کے بلبلے لوٹ رہیں ہیں وہاں بھی 7/7 کی دہشت گردی کا واقعہ ہوا مگر بازار ، دکانیں ،ٹرانسپورٹ اور تعلیمی ادارے بند نہیں کیے گئے۔اس کے علاوہ بھی دیگر شہروں میں دہشت گردی کے واقعات میں بڑی شخصیتیں ہلاک ہوئیں مگر کبھی شہر کو مفلوج نہیں بنایا گیا۔ پھر شہر قائد میں ایک ایم پی اے کی ہلاکت پر ایسی بھائی گردی کیوں؟ کراچی شہر کو مفلوج کرنے سے ایک دن میں نہ جانے کتنے لوگوں کو بھوکے پیٹ سونا پڑا ہوگا، سٹاک ایکسچینج پر کتنا برا اثر پڑا ہوگا۔ آخر احتجاج اور سوگ کا مہذب طریقہ کیوں نہیں اپنایا جاتا؟ ایم کیو ایم ہر دور میں حکومت کا حصہ رہنے والی جماعت ہے مخلوط حکومت کی وجہ سے اکثر بلیک میل بھی کرتی رہی۔مگر پہلی بار ایم کیو ایم کو ایسا وقت دیکھنا پڑا ہے کہ ان کو حکومت بنانے والی جماعت نے کوئی لفٹ نہیں کروائی۔ حالات دیکھ کر تو لگتا ہے کہ ایم کیو ایم اپنا عروج کا وقت گزار چکی اب زوال کے دور کا آغاز ہو چکا ہے۔قائد تحریک کے گرد بھی برطانوی حکومت اور اداروں کا گھیرا تنگ ہوتا جا رہا ہے۔اب قائد تحریک الطاف بھائی کو اپنے رویے میں مثبت تبدیلی لانا ہوگی۔کسی بھی سیاسی رہنماء کی طاقت کا سرچشمہ عوام ہوتے ہے اگر عوام کا سکون برباد کر کے ان کے جذبات سے کھیلا جائے تو عوام کے دل سے کبھی دعا نہیں نکل سکتی۔یہ ایم کیو ایم کا رویہ ہے جس کی وجہ سے کراچی میں تحریک انصاف اور نون لیگ سیٹیں جیتنے میں کامیاب ہو گئیں۔ آئیندہ انتخابات میں متحدہ کراچی میں مزید سیٹیں گنوا دے گی۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایم کیو ایم کے قیام سے پہلے شہر قائد پاکستان کا پرامن شہر تھا مگر قائد تحریک جب سے کراچی پر قابض ہوئے کراچی دنیا کے خطرناک ترین شہروں میں شمار ہونے لگا۔بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ ضیاء الحق کے عہد میں پرورش پانے اور طاقتور ہونے والی اس تنظیم نے امن اور روشنیوں کے شہر کو بیروت بنا کر رکھ دیا ہے تو غلط نہ ہوگا۔میں یہ سب کچھ کسی وجدان کی بنیاد پر نہیں لکھ رہا بلکہ لاتعداد لوگوں سے ملنے اور اُن کے خیالات کو جاننے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ مجھے کسی سیاسی جماعت سے کوئی ذاتی دشمنی یا دوستی نہیں لیکن پاکستانی عوام بہر حال میری پارٹی ہے اور جلاوطنی کے دوران تو وطن کی یاد دل پر کیا قیامت ڈھاتی ہے یہ مجھ سے بہتر پاکستان کے موجودہ وزیر اعظم جانتے ہیں ۔انہوں نے جلاوطنی کے دکھ جھیلے ہیں سو اب انہیں پاکستان کی قدر و قیمت کا احساس کسی بھی دوسرے قائد سے زیادہ ہونا چاہیے۔اپنے ملک کی جیل پردیس کی آزادی سے بہر حال بہتر ہوتی ہے۔کراچی پاکستان کا معاشی حب ہے اور جب تک یہاں امن نہیں ہوگا بیرونی سرمایہ کاروں کو بلانے اور پاکستان کی معاشی ترقی کا خواب دیکھنا انتہائی فضول سی بات ہے۔کراچی کو پُرامن کرنے کیلئے ہمیں ہر طرح کی ریاستی طاقت کا استعمال کرنا چاہیے۔ورنہ اگر ہم نے اب چوک کی تو پھر وقت ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا اور ہم لکیر پیٹتے رہ جائیں گے ۔پُرامن احتجاج دنیا کے ہر مہذب انسان اور تنظیم کا حق ہے لیکن بندوق کے زور پر ایم کیو ایم کراچی بند کروائے یا پھر لاہور کی فورڈ سٹریٹ میں دہشت گرد بم دھماکہ کریں دونوں کا مقصد پاکستان کی معیشت کو نقصان پہنچانا ہے جس کی کھلی چھٹی ہم نے ایک عرصہ سے ہر قسم کی دہشت گردی کرنے والوں کو دے رکھی ہے لیکن اگر اب ہم پاکستان کی عوام کو زندگی کی بنیادی ضرورتیں دینے میں سنجیدہ ہیں تو پھر ہر سیاسی اور ریاستی حربہ ہمیں امن کیلئے استعمال کرنا ہوگا یہی خوشحال معیشت کیلئے سب سے ضروری عمل ہے۔میں الطاف بھائی سے بھی امید کرتا ہوں کہ وہ آئندہ ہڑتال کی کال دینے سے قبل غریب عوام کو اس کے نتیجے میں پیش آنے والی مشکلات کا ذہن میں رکھیں گے کہ آخر کار وہ

اسی عوام کے سب سے بڑے خیر خواہ ہونے کے دعویدار تو ہیں نہ۔

تحریر: سہیل احمد لون
سربٹن۔سرے
sohailloun@gmail.com
08-07-2013.